آصف رضا
(مرادآباد)

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

ابو داؤد شریف

کتاب النکاح

امام نووی فرماتے ہیں ← النکاح فی اللغۃ _ الضم.
پھر آگے فرماتے ہیں کہ اس کا اطلاق عقد اور وطی پر بھی ہوتا ہے،
ازہری نے کہا ہے ← کہ اصل معنی اسکے وطی کے ہیں،
اور عقد یعنی تزوج کو جو نکاح کہتے ہیں وہ اس لئے کہ نکاح سبب وطی ہے

نکاح کے حقیقت شرعیہ میں احناف و شوافع کا اختلاف:-

احناف : اسکے معنی حقیقی وطی کے ہیں اور عقد اسکا معنی مجازی ہے
شوافع : انکے نزدیک اسکے برعکس ہے.

عند الاحناف ← قرآن کریم میں و احادیث میں جس جگہ لفظ نکاح مجرد عن القرائن استعمال ہوگا وہاں اس سے مراد وطی ہوگا،
اور شوافع کے نزدیک عقد ہوگا

حکم نکاح میں مذاہب:-

اس میں 3 مذاہب ہیں ① ظاہریہ ② ائمہ ثلاثہ ③ شوافع

ظاہریہ : نکاح فرض عین ہے، عند القدرۃ علی الوطی و المہر و النفقہ
ائمہ ثلاثہ : سنت ہے، فی حال الاعتدال
و واجب فی حال التوقان ای شدۃ الاحتیاج و الاشتیاق ان خاف علی نفسہ الزنا
شوافع : مباح ہے، فی حال الاعتدال
اور عند التوقان مندوب

- اسی لئے انکے نزدیک پہلی صورت میں تخلی للنوافل اولی ہے اشتغال بالنکاح سے
- احناف وغیرہ نے اس بات کی تصریح کی ہے، کہ خوف جور کی صورت میں نکاح کرنا مکروہ ہے اور تیقن جور کی صورت میں حرام
(جور یعنی حقوق زوجیہ کا ضیاع)

عندالاحناف نکاح شہوت کی حالت میں جبکہ خوف زنا نہ ہو
خوف زنا ہو تو واجب ہے اور یقین زنا ہو تو فرض ہے

باب فی قوله الزانی لا ینکح الا زانیة

آیت کے ظاہر سے عدم جواز ثابت ہو رہا ہے،
چنانچہ بعض علماء کا مسلک یہی ہے کہ عفیف کا نکاح زانیہ سے نہیں ہو سکتا،
جمہور علما ← و ائمہ اربعہ کے نزدیک ← زانی کا نکاح زانیہ سے اسی طرح عفیفہ
سے صحیح ہے، اور ایسے ہی عفیف کا نکاح زانیہ سے جائز ہے

جمہور کی جانب سے آیت کے جواب:
① مقصود اس نکاح کی مذمت ہے نہ کہ تحریم اور عدم جواز
② آیت کریمہ سے مقصود میلان طبع کا بیان ہے، نہ کہ جواز اور عدم جواز،
(یعنی زانیہ کے نکاح کی طرف عفیف شخص کی طبیعت مائل نہیں ہوتی)

باب فی الرجل یعتق امته ثم یتزوجها:

عتق امت کو اس کا مہر قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں:

ائمہ ثلاثہ و امام محمد ← عتق کو مہر قرار دینا جائز نہیں
امام احمد و ابو یوسف اور بعض دوسرے علما ← مہر قرار دینا جائز ہے
جمہور ← مہر مال ہونا چاہئے عتق مال نہیں،

جمہور کی جانب سے حدیث کی مختلف توجیہات:
① تطییب قلب پر محمول ہے، یعنی صفیہ کو خوش کرنے کے لئے کہہ دیا گیا کہ تمہارا عتق
تمہارا مہر ہے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نکاح بلا مہر جائز ہے
اور یہ آپکے خصائص میں سے ہے،

② یہ روایت ظن راوی پر محمول ہے،
یعنی اس نکاح میں مہر کا کوئی ذکر نہیں تھا راوی یہ سمجھے کہ شاید عتق ہی کو مہر قرار دیا گیا

باب یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب

دودھ کی نسبت جس طرح عورت کی طرف ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے، اسی طرح اسکی نسبت مرد کی طرف بھی ہوتی ہے، سبب ہونے کی حیثیت سے، اس لئے کہ عورت کے پستان میں لبن کا تحقق اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ولادت ولد کے بعد ہوتا ہے

جمہور علماء و ائمہ اربعہ: لبن الفحل کے قائل ہیں،

بعض علماء کے نزدیک حرمت رضاعت صرف ماں کی طرف سے منتشر ہوتی ہے، رضاعی باپ سے اس کا تعلق نہیں،

(تخصیص الشئ بالذکر لا یدل علی نفی الحکم)

رضاعت وہ معتبر اور موثر ہے جو مدت رضاعت میں ہو، جس میں فی الجملہ اختلاف ہے:

ائمہ ثلاثہ اور صاحبین ← 2 years

امام اعظم ← ڈھائی سال (30 Months)

- رضاعت وہ معتبر ہے جو بھوک کی وجہ سے ہو، یعنی جس زمانے میں بھوک کا حل دودھ کے علاوہ کوئی چیز نہ ہو
- حدیث الباب سے مستفاد ہے کہ رضاعت میں اصل چیز ازالۂ جوع ہے، اور اس ازالہ کا تعلق وصول اللبن الی المعدہ سے ہے
- رضاعت وہ معتبر ہے جس سے بچے کی ہڈیاں سخت اور مضبوط ہوں اور انبات لحم ہو

حرمت رضاعت کے ثبوت کے لئے مطلق رضاعت کافی ہے یا کوئی خاص مقدار معین ہے:

جمہور و ائمہ ثلاثہ: صرف ایک بار پینا کافی ہے

امام شافعی: خمس مرات

حضرت عائشہ کے مسلک میں مختلف روایات ہیں ایک روایت میں ان سے:

① عشر مرات ② ایک سبع کی ③ ایک خمس کی

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

باب ما یکرہ ان یجمع بینھن من النساء

یعنی وہ عورتیں جن سے فی نفسہ نکاح تو جائز ہے، لیکن ان میں سے دو کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔

آیتِ کریمہ میں تصریح صرف جمع بین الاختین ہی کی ہے،
لیکن احادیثِ الباب اور صحابۂ کرام اور فقہاء بعد کے اتفاق سے اس میں غیر اختین کو بھی شامل کیا گیا، جس کا ضابطہ یہ بیان کیا گیا ہے ۔۔۔ کہ ہر ایسی دو عورتیں جن میں سے اگر کسی ایک کو مرد فرض کیا جائے تو اس کا نکاح دوسری سے جائز نہ ہو

جمع کی دو صورتیں ہیں: ① فی النکاح ② فی الوطی

جمہور علماء کے نزدیک جس طرح جمع بین المحارم بالنکاح ناجائز ہے، اسی طرح جمع فی الوطی بملک الیمین بھی ناجائز ہے۔

باب فی نکاح المتعہ

نکاح کی بنا اور وضع دوام اور بقاء پر ہے، یعنی نکاح اور رشتہ ازدواج کسی عارضی تعلق کا نام نہیں بلکہ زندگی بھر کا علاقہ و رشتہ ہے۔

نکاح متعہ اور نکاح موقت میں فرق:-

① نکاح متعہ لفظ تمتع اور استمتاع کے ساتھ خاص ہے
اور نکاح موقت لفظ نکاح و تزویج کے ساتھ ہوتا ہے

② نکاح موقت میں شہود شاہدین ہوتے ہیں اور متعہ میں نہیں۔

③ نکاح موقت میں مدت معین ہوتی ہے بخلاف متعہ کے

نکاح متعہ کا مصداق وہ نکاح ہے جس میں تابید مقصود نہ ہو چاہے لفظ تمتع سے ہو یا تزویج سے،

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

متعہ کے بارے میں روایات مختلفہ میں توجیہ :-

- نکاح متعہ ان احکام میں سے ہے جن میں نقض و نسخ ہوا،
- ابتدائے اسلام میں اسے جائز قرار دیا گیا تھا، مضطر کے لئے اکل میتہ کی طرح پھر اسکو بھی حرام قرار دے دیا گیا،
- اور اسکی حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا (سوائے شیعہ کے)

امام شافعی سے منقول ہے ← اسلام میں کوئی چیز ایسی نہیں جس میں 2 مرتبہ تحلیل و تحریم ہوئی ہو سوائے متعہ کے

- متعہ کی حلت جب بھی ہوئی حالت سفر ہی میں ہوئی

ابتداء اسکی اباحت کی گئی تھی زمانہ خیبر میں پھر منسوخ کر دیا گیا تھا
اسکے بعد پھر اسکی اباحت کی گئی تھی غزوۃ الفتح میں پھر دوبارہ نسخ واقع ہوا

باب فی الشغار :-

شغار ان نکاحوں میں سے ہے جو زمانہ جاہلیت میں رائج تھے،
شغار کی صورت ← ایک شخص دوسرے سے مثلا یہ کہے میں اپنی بیٹی کا نکاح تجھ سے کرتا ہوں تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دے، اس طور پر کہ یہ آپس کا لین دین ہی نکاح کا عوض اور مہر ہو جائے اسکے علاوہ کوئی اور مستقل مہر نہ ہو،

شغار کے بارے میں مذاہب :- امام شافعی ← نکاح باطل ہے
امام اعظم ← نکاح تو صحیح ہو جائے گا لیکن مہر مثل واجب ہو گا
امام مالک ← اس میں 2 روایتیں ہیں :-
① مطلقا واجب الفسخ ہے
② قبل الدخول واجب الفسخ ہے،

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

باب فی التحلیل:

یعنی جو شخص مطلقہ ثلاث سے اس لئے نکاح کرتا ہے تاکہ وہ اسکو طلاق دے اور وہ عورت زوجِ اول کے لئے حلال ہو جائے۔

- اس حدیث میں محل اور محلل لہ دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔

مسئلہ الباب میں مذاہب ائمہ:

امام مالک و احمد ← نکاح محلل مطلقاً باطل ہے، یعنی اس کی دونوں صورتیں۔
امام شافعی ← بنیۃ التحلیل جائز اور بشرط التحلیل فاسد ہے
امام اعظم ← 3 روایات منقول ہیں۔
(1) مثل امام مالک و احمد مطلقاً باطل ہے، یہی صاحبین کا مسلک ہے
(2) جو امام شافعی کے مسلک کے مطابق ہے
(3) مطلقاً جائز ہے، البتہ شرط باطل ہے

باب فی نکاح العبد بغیر اذنہ:

غلام کو بغیر اذن کے نکاح نہیں کرنا چاہئے اور اگر کرے تو مسئلہ اختلافی ہے:

امام شافعی و امام احمد ← نکاح فاسد ہے
احناف ← موقوفاً علی اجازۃ المولی صحیح ہے
عند المالک ← یجوز لکن للمولی فسخہ
داؤد ظاہری ← جائز اور صحیح ہے
وہ کہتے ہیں کہ جو چیز فرض عین ہے وہ محتاج اذن نہیں۔

حدیث: اذا نکح العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل۔۔۔!

شوافع و حنابلہ ← کے نزدیک یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اور
عند الحنفیہ ← مؤول ہے یعنی فی الحال غیر معتبر اور غیر نافذ ہے بلکہ اجازتِ مولی پر موقوف ہے
- یہ حدیث ضعیف ہے

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

باب فی کراھیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ :

خطبہ علی الخطبہ کی ممانعت ہے،
لیکن یہ ممانعت اس وقت ہے جبکہ ولی کی رضامندی اور رکون الی الخاطب الاول معلوم ہو اور اگر رکون و میلان کا علم نہ ہو یا رد کرنا معلوم ہو تو پھر اس صورت میں خطبہ جائز ہے

لیکن جس صورت میں منع وارد ہے اور پھر بھی ثانی کے لئے عقد واقع ہو جائے تو پھر نکاح صحیح ہوگا یا نہیں اس میں اختلاف ہے :-

عندالجمہور ← ہو جائے گا
داؤد ظاہری ← ناجائز اور واجب الفسخ ہے مطلقاً قبل الدخول وبعدہ
امام مالک ← سے بھی ایک روایت فسخ کی ہے،

باب الرجل ینظر الی المراۃ وھو یرید تزویجھا :

نظر الی المخطوبہ کا امر متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے، اسی لئے
جمہور علماء ← اسکے جواز کے قائل ہیں،
امام نووی نے اسی کو ائمہ اربعہ کا مذہب قرار دیا

اب یہ کہ مخطوبہ کے بدن کے کس حصہ پر نظر جائز ہے - یہ علماء کے مابین مختلف فیہ ہے

عندالجمہور والائمۃ الاربعہ ← النظر الی الوجہ والکفین
داؤد ظاہری ← تمام بدن کا حکم یہی ہے،

• لیکن یہ دیکھنا جمہور کے نزدیک مطلقاً ہے اور عندالمالک بشرط الاذن

(مسئلہ ولایۃ النکاح)

امام شافعی واحمد ← عورت کو کسی حال میں اپنے اوپر ولایت نکاح حاصل نہیں،
انکے یہاں پر مسئلہ طے شدہ ہے کہ عبارۃ النساء سے نکاح مطلقاً
منعقد نہیں ہوتا (ثیبہ وباکرہ یا صغیرہ وکبیرہ کا کوئی فرق نہیں)

امام مالک ← عورت اگر شریفہ ہے وہ اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی اور اگر
دنیئہ ہے تو کر سکتی ہے۔
وہ شریفہ میں اشتراط ولی کے قائل ہیں وضیعہ میں نہیں،

احناف ← حرہ بالغہ اپنی ولی خود ہے وہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے،
اور مملوکہ وصغیرہ ان دونوں کو اپنے نفس پر ولایت حاصل نہیں
پر دونوں اپنے نکاح میں ولی کی محتاج ہیں۔

(مسئلہ ولایت اجبار)

امام شافعی ← اجبار کا مدار بکارت پر ہے،
(یعنی باکرہ کا نکاح اس کا ولی بغیر اسکی اجازت کے کر سکتا ہے
ثیبہ کا نکاح اسکی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔)

احناف ← اسکی علت صغر اور عدم بلوغ ہے،
کہ صغیرہ کا نکاح اس کا ولی بغیر اسکی اجازت کے کر سکتا ہے،
اور بالغہ کا بغیر اسکی اجازت کے نہیں کر سکتا،

ولایت اجبار امام شافعی کے نزدیک صرف اب اور جد کے لئے ہے،
احناف ← تمام اولیاء کے لئے ہے،

(فرق صرف یہ ہے کہ لڑکی کو بعد البلوغ اب اور جد کی صورت میں خیار حاصل نہیں ہوتا،
اور دوسرے اولیاء کی صورت میں حاصل ہوتا ہے)

باب فی الاکفاء :-

کفائت سے متعلق مباحث اربعہ :-

المراد بالکفائۃ ھھنا کون الزوج نظیر الزوجۃ فی النساء :-
(مرد کا عورات کے ہمسر ہونا اس سے کمتر نہ ہو)

شرط ہیں
عندالجمہور والائمۃ الثلاثہ ← زوجین کے درمیان کفائت کا پایا جانا صحت نکاح کے لئے
جمہور کے نزدیک کفائت شرط صحت تو ہیں لیکن شرعا معتبر ضرور ہے،

کفائت کن کن اوصاف میں معتبر ہے :-

احناف ← 3 چیزوں میں بالاتفاق معتبر ہے ① نسب ② حریت ③ مال
عندالشیخین ← کفائت فی الدین معتبر ہے،
امام محمد کے نزدیک نہیں ہے وہ فرماتے ہیں دین امور آخرت سے ہے
اور حرفت و صنعت کا اعتبار امام ابو یوسف نے کیا ہے

امام احمد ← کفائت الشاوصاف خمسہ میں معتبر ہے،
کفائت کا اعتبار صرف دین اور نسب میں ہے

شوافع ← فی المشہور عنھم ان اوصاف خمسہ میں معتبر ہے،
① التقوی ② الحریہ ③ النسب
④ الحرفہ ⑤ السلامۃ من العیوب المنفرہ (مثل الجنون والجذام وغیرہ)
اور انکے علاوہ چھٹی چیز مال ہے،

امام مالک ← کفائت صرف دین میں معتبر ہے،

- کفاءت حق المراۃ ہے نہ کے حق الرجل

← ھذا کفاءت کا حاصل یہ ہے کہ چند مخصوص اوصاف حسنہ میں مرد کا عورات کے برابر ہونا، اور عورت کا مرد کے برابر ہونا کفاءت نہیں ہے۔
کیونکہ عدم کفائت کی صورت میں عار جو لاحق ہوتا ہے وہ عورات کو لاحق ہوتا ہے،

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

باب الصداق :-

• مہر کی وجہ تسمیہ صداق کے بارے علماء نے یہ بیان کی کہ وہ صدق رغبت فی النکاح پر دلالت کرتا ہے، کہ یہ شخص واقعی نکاح کا طالب ہے، چنانچہ اس کے لئے انفاق مال کے لئے بھی تیار ہے۔

مہر کی نوعیت میں فقہاء کا اختلاف ہے، آیا وہ شرط صحت نکاح ہے یا نہیں :- ؟

احناف ← شرط صحت نہیں، بلکہ انکے یہاں مہر احکام نکاح میں سے ہے،
ھدایہ : یصح النکاح وان لم یسم فیہ مہرا،
وکذا اذا تزوجھا بشرط ان لا مہر لھا،

امام مالک ← انکے نزدیک نفی کی صورت میں نکاح صحیح نہیں،
اس لئے کہ انکے نزدیک مہر ارکان نکاح میں سے ہے

امام شافعی ← نفی کی صورت میں نکاح صحیح نہ ہو،
اس لئے کہ نکاح انکے نزدیک عقد معاوضہ ہے مثل بیع کے، اور ظاہر ہے
کہ نفی ثمن کی صورت میں بیع باطل ہو جاتی ہے۔

مہر فاطمی کی مقدار : ازواج مطہرات کا مہر اور مہر فاطمی دونوں یکساں اور برابر تھے یعنی 500 درھم، ہمارے عرف میں اسکو مہر فاطمی سے موسوم کرتے ہیں

احناف کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار 10 درھم ہے = 2 تولہ $7\frac{1}{2}$ ماشہ چاندی

مہر فاطمی جس کی مقدار 500 درھم منقول ہے، اسکی مقدار موجودہ روپیہ سے،
(روپیہ کا موجودہ وزن $11\frac{1}{2}$ ماشہ ہے) = 136 Rupees
15 Aana
$3\frac{1}{2}$ Paai بھر چاندی ہوئی

اور تولہ کے حساب سے (تولہ 12 ماشہ کا ہوتا ہے) 131 تولہ 3 ماشہ بھر چاندی ہوئی

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

باب قلة المهر

اکثر مہر کی کوئی مقدار متعین نہیں البتہ اقل مہر میں اختلاف ہے:

احناف ← اقل مہر 10 دراھم ہے (2 تولہ $\frac{1}{2}$ 7/ ماشہ چاندی)
امام مالک ← ربع دینار
امام شافعی واحمد ← مطلق مال متقوم (یعنی ہر وہ چیز جس کا بیع میں ثمن بننا صحیح ہو)

(لبس مزعفر للرجل)

جو کپڑا زعفرانی رنگ میں رنگا ہو یا زعفران والی خشبو جس میں لگائی گئی ہو۔

ائمہ ثلاثہ: مرد کے لئے اس کا پہننا مکروہ تحریمی ہے
امام مالک ← اس قسم کے کپڑے کا استعمال تو جائز ہے لیکن بدن میں اس زعفران یا زعفرانی رنگ کا استعمال جائز نہیں۔

باب فی التزویج علی تعلیم القرآن:

مسئلۃ الباب میں مذاھب ائمہ:

احناف ← حنفیہ کے نزدیک مہر کا مال ہونا ضروری ہے، خدمت زوجہ عزیزہ کو مہر قرار نہیں دیا جاسکتا،

امام شافعی واحمد ← خدمت زوجہ ـ مثلاً تعلیم صناعت یا تعلیم علوم شرعیہ، ایسی تعلیم جس پر اجرت لینی جائز ہو، اسکو مہر قرار دینا جائز ہے،
لیکن تعلیم قرآن پر اجرت لینا امام احمد کے نزدیک انکے مشہور قول کے مطابق جائز نہیں،
اس لئے کہ انکے نزدیک تزویج علی تعلیم القرآن جائز نہیں،

امام شافعی کے نزدیک "اخذ الاجرہ علی تعلیم القرآن" جائز ہے، لھذا انکے نزدیک تزویج علی تعلیم القرآن بھی جائز ہے

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

خاتم حدید میں مذاہب علماء:

شوافع ← اصح قول یہی ہے کہ خاتم حدید مکروہ نہیں،
امام نووی فرماتے ہیں: النھی الوارد فی الحدیث ضعیف،

حنابلہ و مالکیہ ← مکروہ ہے،

احناف ← فقہاء کے علاوہ حدید اور نحاس وغیرہ کے ساتھ خاتم مکروہ ہے

- خاتم نحاس و رصاص صرف شوافع کے یہاں مکروہ نہیں، دوسرے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے

باب فی من تزوج ولم یسم صداقا حتی مات:

مسئلۃ الباب میں مذاہب ائمہ:

امام اعظم و احمد ← لھا الصداق کاملا و علیھا العدۃ و لھا المیراث

امام مالک ← اس صورت میں عورت کے لئے صرف میراث ہے مہر کچھ نہیں،

امام شافعی ← ایک قول تو یہی ہے،
~~دوسرا~~ قول ~~احناف~~ ~~سے~~ بھی منقول ہے کہ

باب فی خطبۃ النکاح:

- امام شافعی کے نزدیک خطبہ جس طرح عقد نکاح کے لئے مسنون ہے اسی طرح عقد بیع وغیرہ دیگر عقود میں بھی مسنون ہے

- خطبۂ نکاح مسنون ہے شرط نہیں
- خطبۂ نکاح قرآن پاک کی 3 آیات پر مشتمل ہے جن میں سے ہر ایک کی ابتدا امر بالتقویٰ سے ہے،

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

باب فی تزویج الصغار:

مسئلہ الباب میں مذاہب الائمہ:

تزویج الصغیرہ کے مسئلے میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ صغیرہ اگر باکرہ ہے
اسکی تزویج باپ کے لئے بالاتفاق جائز ہے،

اور اگر وہ صغیرہ ثیبہ ہے تو اس میں ائمہ کا اختلاف ہے

امام اعظم و مالک ← باپ کے لئے اسکی تزویج جائز ہے
امام شافعی ← ناجائز ہے
اس لئے کہ بوجہ صغر کے خود اسکی اجازت معتبر نہیں،
اور بوجہ ثیوبہ کے باپ کو اس پر اجبار کا حق نہیں ہے،
لھذا اسکی تزویج اسکے بلوغ کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔

مسلک حنابلہ ← انکی اس میں 3 روایات ہیں:-
① عدم الجواز مطلقاً
② الجواز مطلقاً
③ اگر صغیرہ 9 سال سے کم عمر کی ہے تب تو باپ کے لئے اسکی تزویج جائز ہے
اور اگر 9 سال یا اس سے زائد کی ہے تب اسکی تزویج بغیر اسکی اجازت
کے جائز نہیں ہے،
(حنابلہ کا مشہور قول یہی ہے)

باب فی المقام عند البکر:

حق الزفاف للمزفوفہ میں اختلاف ائمہ:

امام شافعی و امام احمد ← اگر کوئی شخص دوسری شادی کرے پہلی زوجہ کے ہوتے ہوئے تو اب
اس کو نئی دلہن کے پاس کتنا ٹھہرنا چاہئے۔

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

اگر وہ نئی دلہن باکرہ ہے تو ابتداءً شادی کے بعد اسکے پاس سات راتیں گزارے
بلا قضاء کے (یعنی ان 7 راتوں میں عدل اور برابری نہ ہو گی) بلکہ یہ خاص اسکا حق ہوگا،

اور اگر وہ دلہن ثیبہ ہے تو اسکے پاس شروع میں 3 روز ٹھہرے گا،
یعنی یہ راتیں اس کا حق ہوں گی، پھر اسکے بعد وہی عدل بین الزوجات واجب ہوگا،

یہ باکرہ کے لئے جو 7 راتیں ہیں اور ثیبہ کے لئے 3 اسکو حق الزفاف للمرءوفہ کہتے ہیں

امام مالک ← اگرچہ شافعیہ کی طرح حق زفاف کے قائل ہیں لیکن وہ ثیبہ کے حق
میں تخییر کے قائل نہیں ہیں، بلکہ انکے نزدیک جس طرح باکرہ کے لئے
7 راتیں بلا تخییر ہیں اسی طرح ثیبہ کے لئے ثیبہ کے 3 راتیں
بلا تخییر ہیں،

احناف ← حق زفاف یعنی تفضیل الجدیدہ علی القدیمہ کے بالکل قائل نہیں،
• جن احادیث سے تفضیل الجدیدہ علی القدیمہ ثابت ہو رہا ہے
وہ صرف ابتدا کے اعتبار سے ہے، یعنی بلویٹ (شب باشی)
کی ابتدا اس نئی دلہن سے کرے،
اگر وہ باکرہ ہے تو 7 راتیں مسلسل اسکے پاس گزارے
اور اگر وہ ثیبہ ہے تو شروع میں اسکے پاس 3 راتیں گزارے،

گویا احناف کے نزدیک یہ تفضیل دور کی ابتدا کے اعتبار سے ہے مطلقاً نہیں،
یعنی شب باشی کی ابتدا اس جدیدہ سے ہوگی فقط۔ نہ یہ کہ اتنی راتیں
وہ اس کا مستقل حق ہیں،

باب فی الرجل یدخل بامرأته قبل ان ینقدھا شیئاً

یعنی نکاح کے بعد ادائے مہر سے قبل شوہر اپنی بیوی سے وطی کر سکتا ہے یا نہیں؟

احناف ← شوہر پر ادائے مہر قبل الدخول واجب نہیں،
لکن للمرأة حق المنع عن تمکین الزوج قبل اداء المھر،

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

• یعنی اگر عورت چاہے تو ادائے مہر سے پہلے اسکو حق منع حاصل ہے وہ شوہر کو وطی سے روک سکتی ہے۔

باب الرجل یتزوج المراۃ فیجدھا حبلی ؛

امام مالک ← ثبوت حد اور ثبوت زنا کے لئے وجود حمل کافی ہے

عند الجمہور ← یا تو اعتراف زنا پر محمول ہے

یا پھر بجائے حد کے تعزیر اور تادیب پر محمول کیا جائے گا

باب فی الرجل یشترط لھا دارھا ؛

امام احمد ← شرط دار کا ایفاء واجب ہے

ائمہ ثلاثہ ← انکے نزدیک واجب نہیں۔

(اس کا ایفاء صرف حنابلہ کے نزدیک واجب ہے دیگر کے نزدیک نہیں)

شرائط 3 طرح کی ہو سکتی ہیں ؛ ① الشرائط التی فیھا نفع محض للمراۃ۔

مثلاً ؛ اشتراط دار یا عدم التزوج بالغیر (کینیز یا اسکا نزدیک)

② الشرائط التی فیھا ضرر محض للمراۃ ؛ ← اس کا ایفاء کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

مثلاً ؛ عدم مہر کی شرط لگانا، یا عدم النفقہ والسکنی کی شرط لگانا

③ الشرائط التی یقتضیھا العقد۔ ← ان شرائط کا پورا کرنا سب کے نزدیک واجب ہے

جو شرطیں مقتضائے عقد کے موافق ہیں،

جیسے عشرت بالمعروف (بیوی کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا)

← شوہر کو بیوی کو مارنے کا 4 وجوہ سے حق پہنچتا ہے ؛

① ترک زینت ← شوہر اگر زینت کا حکم کرے اور وہ نہ کرے۔

② ترک الاجابۃ ← اذا اراد الجماع وھی طاھرۃ

③ ترک الصلاۃ ← عورت کا غسل جنابت یا غسل حیض کا ترک کرنا یہ ترک صلاۃ کی منزل میں ہے۔

④ الخروج عن منزلہ بغیر اذنہ

PAGE NO.:
DATE.: / / 20

باب فی السبایا: (قید کردہ عورتیں (باندیاں)

احناف ← بیاہی دارین سے فرقت واقع ہو جاتی ہے نفس قید سے واقع نہیں ہوتی،

شوافع ← اگر زوجین مشرکین کو قید کر کے لا دیا جائے گا تب بھی وہ مسبیہ سابی کے لئے حلال ہوگی،
کیونکہ انکے نزدیک نفس سبی سے فرقت واقع ہو جاتی ہے

احناف و شوافع کے نزدیک اتفاقی مسئلہ:

مسبیہ مشرکہ جو کتابیہ نہ ہو وہ مسلمان کے لئے حلال نہیں جب تک اسلام نہ لائے،
البتہ اگر وہ کتابیہ ہو تو حلال ہے

آیۃ کریمہ میں جن مملوکہ کا استثناء کیا گیا ہے اس سے مراد ـــ
عند الجمہور والائمۃ الاربعہ ← مملوکہ بالسبی ہے
یعنی وہ ~~مملوکۃ الغیر~~ منکوحۃ الغیر جس کا کوئی مسلمان مالک ہو جائے اس کو قید کرنے کی وجہ سے،
اور جو منکوحۃ الغیر مملوکہ بالشراء ہو اس کا یہ حکم نہیں ہے
یعنی وہ مشتری کے لئے حلال نہیں ہوگی کیونکہ شراء اَمۃ سے اس کا نکاح فسخ نہیں ہوتا بخلاف قید کے اس لئے عند الجمہور نکاح فسخ ہو جاتا ہے

باب ما جاء فی العزل:

عند الجمہور والائمۃ الثلاثہ ← حرہ کے ساتھ عزل کرنا بغیر اسکی اجازت کے مکروہ ہے

شوافع ← 2 روایتیں منقول ہیں ـ
کراھت اور عدم کراھت، وھو الراجح عند المتاخرین

اور اگر عورات امت ہو تو اگر انہیں عملو کرے تب تو اس کے ساتھ بالاتفاق جائز ہے
(مطلقاً ولو بغیر الاذن)

اور اگر امت مزوجہ ہے تو وہ حرہ کے حکم میں ہے
عند الجمہور والائمۃ الثلاثہ ← بغیر اس کی اجازت کے مکروہ ہے

استرقاق عرب کا مسئلہ

جمہور علما کا مذہب ← عرب کو جنگ میں قید کرنا جائز ہے جس طرح عجمیوں کو قید کرنا جائز ہے

امام اعظم ← استرقاق عرب جائز نہیں،
رجال عرب کو قید کرنا جائز نہیں

نوٹس ابو داؤد شریف

دورۃ الحدیث

آصفہ رضا (مرادآباد)
جامعۃ المدینہ فیضان عطار تاجپورا

3|Oct|2021 sunday